باب 7

رہنمائی اور مشاورت
(Guidance and Counselling)

سوال: تعلیمی مدارس میں رہنمائی و مشاورت کی ضرورت و اہمیت تحریر کیجیے۔ (لاہور بورڈ 2008ء؛ فیصل آباد بورڈ 2016ء)

- مدرسہ میں راہنمائی اور مشاورت کی ضرورت و اہمیت بیان کیجیے۔ (لاہور بورڈ 2011ء)
- رہنمائی سے کیا مراد ہے؟ سکول میں طلبا کے لیے اس کی ضرورت و اہمیت بیان کریں۔

جواب

رہنمائی

رہنمائی کا لفظ راہ نمائی سے اخذ کیا گیا ہے۔ اس کا لفظی مفہوم راستہ دکھانا ہے۔ تعلیمی شعبے میں رہنمائی سے مراد بچوں کو ان کے مسائل کا حل تلاش کرنے، اپنی نشوونما کو بہتر بنانے، تدریسی عمل میں دلچسپی پیدا کرنے، معاشرے سے مطابقت پیدا کرنے، اپنی عادات، رجحانات اور رویوں کو بہتر بنانے میں مدد دینا ہے۔ رہنمائی حاصل کرنا انسان کا فطری تقاضا اور معاشرتی ضرورت ہے۔ انفرادی اختلافات کے باعث ہر شخص دوسروں سے مختلف ہوتا ہے، اس لیے اس کے مسائل بھی مخصوص ہوتے ہیں۔ ماہر نفسیات ہر فرد کی ضروریات کو سمجھ کر اس کی رہنمائی کرتا ہے۔ اگرچہ رہنمائی کا سلسلہ قدیم دور سے کسی نہ کسی شکل میں جاری ہے مگر انسانی خصوصیات کی پیمائش کی پہلی تجربہ گاہ 1884ء میں گالٹن نے قائم کی۔ اس نے افراد کی ذہنی اور جسمانی صلاحیتوں کی پیمائش کرنے کے لیے مختلف آزمائشیں اور پیمانے تیار کیے۔ اس کے بعد 1908ء میں فرینک پارسنز نے امریکہ میں رہنمائی کا ایک ادارہ قائم کیا جس میں افراد کی پیشہ وارانہ رہنمائی کی جاتی تھی۔

رہنمائی کی تعریف

مختلف ماہرین نفسیات نے رہنمائی کی مختلف تعریفیں کی ہیں۔ ان میں سے مندرجہ ذیل قابل ذکر ہیں:

1- کرو اینڈ کرو: کرو اینڈ کرو کے مطابق
''رہنمائی سے مراد تعلیم کا وہ مرحلہ ہے جو کہ بچے کی نشوونما اور مطابقت کے لیے کام کرتا ہے۔''

2- سمتھ: ''رہنمائی کا عمل افراد کے لیے خدمات کے ایک گروپ پر مشتمل ہے جو ان کی ایسے علوم اور مہارتوں کے حصول میں معاونت کرتا ہے جو مختلف شعبوں میں مطابقت پیدا کرنے، مناسب انتخاب اور پلاننگ کے لیے لازمی ہیں۔''

3- میکڈ ونیل: ''رہنمائی کسی فرد کے ساتھ براہ راست تعلق کو کہتے ہیں جس میں اسے معاشرے کے ساتھ بہترین مطابقت کرنا سکھایا جاتا ہے۔''

رہنمائی کی ضرورت و اہمیت

ایام شیر خوارگی سے ہی بچے کو مناسب دیکھ بھال، تعلیم و تربیت اور رہنمائی کی ضرورت ہوتی ہے۔ بچہ جب آنکھ کھولتا ہے تو ماں کی گود اس کی پہلی تربیت گاہ ہوتی ہے۔ سکول جانے سے پہلے وہ گھر کے اندر والدین سے اپنے مذہب اور ثقافت کے بارے میں بنیادی معلومات حاصل کرتا ہے۔ ماں باپ نہ صرف اس کو مادری زبان میں گفتگو کرنا سکھاتے ہیں بلکہ اس کو معاشرتی آداب سے روشناس کراتے ہیں۔ اس کے اخلاق اور سیرت

کی تعمیر سازی کرتے ہیں۔ مشاہدات اور تجربات سے پتہ چلتا ہے کہ بچے انفرادی اختلافات کے باعث ایک دوسرے سے جسمانی، ذہنی اور جذباتی اعتبار سے مختلف ہوتے ہیں۔ ہر بچہ ایک مکمل اکائی ہوتا ہے اور محرکات کے جواب میں منفرد ردِّعمل کا مظاہرہ کرتا ہے۔ گھر کے ماحول سے نکل کر بچہ سکول کے ماحول سے روشناس ہوتا ہے۔ وہاں پر اس کا تعارف نئے اساتذہ اور ہم مکتب طلبا سے ہوتا ہے۔ اس طرح اس کو نہ صرف نئے نئے مضامین پڑھنا ہوتے ہیں بلکہ نئے ماحول سے مطابقت کے مسائل کا سامنا بھی کرنا پڑتا ہے۔ بعض صورتوں میں اسے سخت گیر اساتذہ اور منفی رجحانات رکھنے والے طلبا سے واسطہ پڑتا ہے۔ اس طرح اس کی شخصیت ان سے براہ راست متاثر ہوتی ہے۔ بعض بچے ایسے حالات میں عدم مطابقت کا شکار ہو جاتے ہیں۔ کچھ بچے مخصوص مضامین میں دلچسپی نہیں لیتے اور ان میں فیل ہو جاتے ہیں۔ ثانوی جماعتوں میں پہنچ کر بچوں کی ضروریات اور مسائل میں مزید اضافہ ہو جاتا ہے۔ یہ ایسا مرحلہ ہوتا ہے جہاں طلبا کو پیشہ وارانہ کالجوں میں جانے کے لیے مضامین کا انتخاب کرنا ہوتا ہے۔ اس کے لیے ان کو مناسب رہنمائی اور مشاورت کی ضرورت ہوتی ہے۔ ماہرین نفسیات مختلف نفسیاتی آزمائشوں کی مدد سے طلبا کو ان کی دلچسپیوں اور رجحانات سے آگاہ کرتے ہیں۔ موجودہ دور میں نئے نئے مضامین اور جدید طریقہ ہائے تدریس کے متعارف ہو جانے سے بچوں کی ضروریات اور مسائل کی نوعیت میں تبدیلی آ گئی ہے۔ اسی طرح معاشرتی مسائل میں اضافہ ہو جانے سے طلبا کے لیے رہنمائی کی اہمیت بڑھ گئی ہے۔ اس صورت حال کے پیش نظر رہنمائی اور مشاورت نے باقاعدہ ایک مضمون کی حیثیت اختیار کر لی ہے۔ بعض اداروں میں باقاعدہ رہنمائی کے مراکز قائم کر دیے گئے ہیں جہاں افراد کے مسائل کو حل کرنے میں ان کی مدد کی جاتی ہے۔ تعلیمی اداروں میں بھی رہنمائی کے مراکز ہیں جہاں طلبا کے مسائل کی نشاندہی کی جاتی ہے۔ ان کی ذہنی قوتوں کو بروئے کار لایا جاتا ہے۔ طلبا میں قومی شعور پیدا کیا جاتا ہے۔ اس طرح ان کی شخصیت کی بھرپور نشوونما میں مدد ملتی ہے۔

سوال: مشاورت ایک سہ پہلو عمل ہے۔ اس پر بحث کریں۔ تعلیمی میدان میں مشاورت کی اہمیت بیان کریں۔

جواب

مشاورت ایک سہ پہلو عمل

مشاورت کو اگر رہنمائی کا دِل قرار دیا جائے تو بے جا نہ ہوگا، کیونکہ اس کے ذریعے طالب علم کو اپنے مسائل کا حل ڈھونڈنے، مناسب فیصلہ کرنے اور ضروری لائحہ عمل وضع کرنے میں مدد دی جاتی ہے۔ مشاورت کے ذریعہ مشار کے دل میں لگن پیدا کی جاتی ہے کہ وہ کسی آڑے وقت میں کس اندازِ فکر، موقع شناسی اور ذاتی حیل وحجت سے کام لے کر مشکلات پر قابو پا سکتا ہے۔

مشاورت کے عمل کا مرکزی نقطہ مشکل کے شکار فرد یعنی مشار کی خود اپنی ذاتی کوشش ہے جس میں وہ اپنی مشکل کا احساس کرتے ہوئے اپنی مرضی سے کسی پیشہ وارانہ اور تربیت یافتہ ماہر یعنی مشیر کے پاس جاتا ہے۔ اسے اپنی مشکل بیان کرتا ہے اور اس سے مشورہ طلب کرتا ہے۔ اس پورے عمل میں اس کے اپنے احساس اور ردِّعمل کو بنیادی اہمیت اور حیثیت حاصل ہوتی ہے۔ یوں مشاورت ایک سہ پہلو عمل ہے، یعنی اس میں کم از کم دو افراد کی شرکت ضروری ہے۔ مشورہ لینے والا یعنی مشار اور مشورہ دینے والا مشیر۔ اس سہ نکاتی عمل میں مشیر صرف مشورہ دیتا ہے اور اس مشورے کی روشنی میں مشار نے فیصلہ خود کرنا ہوتا ہے۔

مشاورت رہنمائی کا وہ طریقہ ہے جس میں مشیر کسی فرد کے مسئلہ کے حل میں اس کی مدد کرتا ہے۔ یہ کسی مسئلے کا حل خود ہی معلوم کرنے کا وہ عمل ہے جس میں کسی مشار میں تحریک پیدا کی جاتی ہے کہ وہ اپنے ماحول پر غور کرے اور ایسے منصوبے اور طریقے اپنائے جو اس کی مشکلات کو ختم کرنے میں اس کی بھرپور مدد کریں۔ مشیر مسئلے کو ختم کرنے پر خود زور نہیں دیتا بلکہ مشار کی مدد کرتا ہے کہ وہ خود مسئلہ سے عہدہ برآ ہو۔ یوں مشاورت مشار کے ساتھ اس کے پس منظر، اس کی دلچسپیوں، اس کی صلاحیتوں، اس پر پڑنے والے مختلف دباؤ، اس کے عمل کی کھلی راہوں، اس کی فیصلہ سازی اور کسی ایک یا دوسرے طریقے سے عمل کرنے میں سوچ وبچار کا ایک عمل ہونا چاہیے۔ مشاورت کے عمل کا بڑا مرکزی نقطہ مشار کی خود اپنی کوششیں ہیں۔

تعلیم میں مشاورت کی اہمیت

مندرجہ ذیل نکات کی وجہ سے تعلیم میں مشاورت اور رہنمائی کی اہمیت محسوس کی جاتی ہے:

1- رہنمائی تعلیم کو با مقصد بناتی ہے: اگر تعلیم کو با مقصد بنانا ہے اور فرد کو اس کے فطری میلان طبع اور مخصوص صلاحیتوں کے اعتبار سے معاشرے میں بہتر مطابقت سے ہمکنار کرنا ہے تو ہمیں تعلیم میں مشاورت اور رہنمائی کی اہمیت کو تسلیم کرنا پڑے گا۔ مشاورت اور رہنمائی کے بغیر ہم نہ

کسی تعلیم کے مفید نتائج اور ثمرات سے فیض یاب ہو سکتے ہیں اور نہ کسی فرد کو کسی بہتر پیشہ وارانہ صلاحیت سے ہمکنار کر سکتے ہیں۔ فرد اسی وقت اپنی تعلیم سے فائدہ حاصل کر سکتا ہے جب اسے تعلیم کسی مشاورت و رہنمائی کے ذریعے حاصل ہو۔ آج متعدد افراد ایسے ہیں جنہوں نے اعلیٰ تعلیم کی اسناد حاصل کر رکھی ہیں لیکن وہ شدید معاشی اُلجھنوں کے شکار ہیں۔ وہ بیروزگاری میں مبتلا ہیں۔ اگر انہیں کوئی ملازمت حاصل ہو بھی گئی ہے تو وہ اس سے مطمئن نہیں ہیں۔ یہ کیفیت اس وجہ سے پیدا ہو رہی ہے کہ انہیں نہ تو ان کی تعلیم سے کوئی رہنمائی ملی اور نہ ان کو پیشے کے انتخاب میں کوئی مشاورت اور رہنمائی حاصل ہوئی' وہ بے مقصد تعلیم حاصل کرتے رہے۔ بے مقصد تعلیم سے مثبت نتائج کی امید نہیں کی جا سکتی' اس لیے اکثر مفکرین اس بات پر متفق ہیں کہ اگر تعلیم سے کوئی مقصد حاصل کرنا ہے تو تعلیم کو مشاورت اور رہنمائی سے ہم آہنگ کیا جائے۔

2- ملکی وقومی تقاضے پورے کرتی ہے: تعلیم میں مشاورت و رہنمائی کی اہمیت ملکی وقومی تقاضے کے تحت بھی محسوس کی جاتی ہے۔ ہمارا ملک پس ماندہ ہے۔ اسے ابھی بہت کچھ کرنا ہے۔ مختلف شعبہ جات میں ابھی ہمارے ملک کی ترقی نہ ہونے کے برابر ہے۔ ملکی وقومی ترقی کا انحصار تربیت یافتہ اور تعلیم یافتہ افراد پر منحصر ہے۔ تربیت اور تعلیم اسی وقت فرد کو مثبت نتائج سے ہمکنار کر سکتی ہے جب افراد اپنی تربیت اور تعلیم کو مشاورت اور رہنمائی سے ہم آہنگ کریں۔ ہمارے ملک میں کن کن تجربہ کار افراد اور کون کون سے تعلیم یافتہ لوگوں کی ضرورت محسوس کی جاتی ہے۔ اس بات کا اظہار مشاورت اور رہنمائی کرنے والے افراد کر سکتے ہیں۔ وہ ہمارے طلبا کی رہنمائی کر کے انہیں اسی شعبہ میں مطابقت کے لیے تیار کریں جن میں وہ آسانی سے مطابقت حاصل کر سکیں اور دوسری طرف ملکی وقومی تقاضے بھی پورے ہو جائیں۔

3- فرد کی انفرادیت نشوونما پاتی ہے: تعلیم میں مشاورت اور رہنمائی کی اہمیت اس وجہ سے بھی محسوس کی جاتی ہے کہ اس کے بغیر فرد کی انفرادیت نشوونما نہیں پاتی۔ فرد کے تقاضے' شوق اور دلچسپیاں تعلیم میں محرکاتی قوتیں ہیں۔ وہ تعلیم میں اسی وقت دلچسپی کا اظہار کرے گا جب تعلیم اس کے تقاضوں' اس کے شوق اور اس کی دلچسپیوں کو تسکین دیتی ہو۔ یہ اسی وقت ہوگا جب رہنمائی کے ذریعے فرد کی دلچسپیوں' اس کے تقاضوں اور اس کے شوق کی نشان دہی کی جائے۔ ہم طلبا کی انفرادیت کو اسی وقت فروغ دے سکتے ہیں جب تعلیم میں ان کے میلان طبع' ان کی دلچسپیوں اور ان کے تقاضوں کو مدنظر رکھیں اور مشاورت و رہنمائی کے ذریعے ان کو ایسی تعلیم و تدریس دیں جو ان کی انفرادیت کو بھی فروغ دے اور ان کو معاشرے میں بہتر مطابقت سے ہمکنار بھی کرے۔ عدم رہنمائی کی وجہ سے طلبا کی فطری صلاحیتیں اور ان کی انفرادیت دب جاتی ہے۔

ہمارے ملک میں آج کل طلبا کی انفرادیت کی نشوونما خاطر خواہ نہیں ہو رہی۔ ان کی خواہش ہے کہ وہ طب کی تعلیم حاصل کریں اور ان کا میلان طبع بھی اس کی طرف ہے لیکن انہیں میڈیکل کالج میں داخلہ نہیں ملتا۔ مجبوراً وہ بی ایس سی اور ایم ایس سی کر کے کسی دوسرے پیشے سے وابستہ ہو جاتے ہیں۔ اس طرح ان کی انفرادیت خاطر خواہ نشوونما نہیں پاتی۔ شریف تعلیمی کمیشن نے بھی اس حقیقت کو واضح کیا ہے۔ کمیشن کا کہنا ہے کہ خصوصاً پیشہ وارانہ کالجوں میں طلبا کی ناکامی اور معیاری تعلیم کی پستی کے اسباب میں ایک سبب طلبا کی تعلیم میں مشاورت اور رہنمائی کا فقدان بھی ہے۔

4- مضامین کا انتخاب کرتی ہے: تعلیم میں مشاورت و رہنمائی کی اہمیت اس وجہ سے بھی محسوس کی جاتی ہے کہ طلبا مضامین کا انتخاب صحیح نہیں کرتے۔ بعض اوقات وہ محض والدین کے کہنے پر مضامین منتخب کرتے ہیں جب کہ ان میں ان مضامین کی طرف نہ کوئی رغبت ہوتی ہے اور نہ ان کا میلان طبع ہوتا ہے۔ وہ متعلقہ مضموں کی صلاحیتیں بھی نہیں رکھتے لیکن والدین کی مرضی اور دولت کی زیادتی کی وجہ سے وہ غیر دلچسپ مضامین کا مطالعہ کرتے ہیں۔ والدین ٹیوشن لگا کر ان کو ڈاکٹر یا انجینئر بنانا چاہتے ہیں لیکن وہ کئی کئی سال ناکام رہتے ہیں اور آخر کار وہ اس میں عدم مطابقت محسوس کرنے لگتے ہیں۔

شریف تعلیمی کمیشن نے بھی اس سلسلے میں یہی رائے دی ہے۔ "طلبا مضامین کا انتخاب اکثر و بیشتر والدین کی غیر حقیقت پسندانہ تمناؤں کی بناء پر کرتے ہیں یا دوسری غیر متعلق باتوں کو جو وہ ملحوظ رکھتے ہیں' وہ اپنی صلاحیتوں اور دلچسپیوں کی بناء پر مضامین منتخب نہیں کرتے۔"
(حوالہ شریف تعلیمی کمیشن صفحہ 401)

5- معاشری انصاف اور جمہوری قدروں کو فروغ دیتی ہے: اگر ہمیں معاشرتی انصاف اور جمہوری قدروں کو فروغ دینا ہے تو ہم تعلیم کو مشاورت اور رہنمائی سے مربوط رکھیں۔ معاشرتی انصاف اور جمہوریت کا تقاضا ہے کہ ہر فرد کو اس کی صلاحیتوں کے مطابق تعلیم دی جائے اور اسے اس کے میلان طبع کے مطابق پیشہ وارانہ مطابقت دی جائے' مشاورت اور رہنمائی افراد کی صلاحیتوں کی نشان دہی کرے گی اور اس کے مطابق تعلیمی ذخیرہ عمل مرتب کرے گی۔ معاشرے میں خواہ کوئی غریب ہو یا امیر' اگر اس میں اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے کی صلاحیت ہے تو اس کی رہنمائی کی جائے۔

حکومت اپنے وسائل سے غریب طلبا کو تعلیم دے اور اس کی صلاحیتوں کے مطابق پیشہ وارانہ تربیت کا اہتمام کرے۔

6- تعلیم کے عمل کو مؤثر بناتی ہے: تعلیم میں مشاورت و رہنمائی کی اہمیت [redacted] سے بھی ہے کہ مشاورت اور رہنمائی سے تعلیم کا عمل مؤثر ہو جاتا ہے۔ معلم اور طلبا دونوں دلچسپی کا اظہار کرتے ہیں۔ دونوں کے لیے آسانی ہو جاتی ہے۔ طلبا اپنے میلان طبع کی وجہ سے تعلیم و تدریس میں دلچسپی لیں گے۔ وہ مشکل سے مشکل موضوعات کو سمجھنے کی کوشش کریں گے۔ ان میں تعلیم حاصل کرنے کا شوق ہوگا وہ عدم دلچسپی کا اظہار نہیں کریں گے۔ اسی طرح معلمین کی تدریس میں جوش و امنگ کا رنگ غالب ہوگا۔ وہ خلوص و محنت سے تدریسی نکات کو سمجھائیں گے اور مضامین کی باریکیوں کو واضح کریں گے۔ وہ اپنے مضامین میں مہارت رکھیں گے اور ان کے تعلیمی و تدریسی نتائج بہتر نکلیں گے۔ غرض کہ رہنمائی تعلیم میں ایک نفسیاتی تحریک پیدا کرتی ہے جو طلبا کو تعلیم میں مصروف رکھے گی اور جس کی وجہ سے طلبا تعلیم و تدریس میں خوش اور دلچسپی محسوس کریں گے۔

7- انفرادی اختلافات کو تسکین دیتی ہے: تعلیم میں طلبا کے انفرادی اختلافات اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ تعلیم کا نظام طلبا کے انفرادی اختلافات کے تابع ہے۔ ہر بچہ اپنے مخصوص طبعی، ذہنی، معاشرتی، رجحاناتی اور نظریاتی اختلاف کا حامل ہے۔ خصوصاً ذہنی اور میلان طبع کے اختلافات کی وجہ سے تعلیم میں مشاورت اور رہنمائی کی شدید ضرورت محسوس کی جاتی ہے۔ کوئی دو طلبا ذہنی لحاظ سے یکساں نہیں ہوتے۔ ہر بچے کا مقیاس ذہانت الگ اور منفرد ہے۔ وہ اپنی سوچ سے اپنا کام انجام دیتا ہے۔ اسی طرح وہ اپنے میلان طبع کے مطابق مضامین منتخب کرتا ہے۔ رہنمائی طلبا کی ذہنی صلاحیتوں اور میلان طبع کے مطابق مدد کرتی ہے اور اس کے مطابق راستہ دکھاتی ہے۔ رہنمائی اپنی مخصوص تکنیک سے طلبا کے رجحانات اور فطری صلاحیتوں کا تجزیہ کرے گی اور پھر نتائج کی روشنی میں تعلیمی سرگرمیاں اختیار کرنے کی رائے دے گی۔

8- امتحانی نتائج کو بہتر بناتی ہے: تعلیم میں مشاورت اور رہنمائی کی اہمیت اس وجہ سے بھی ہے کہ اس سے امتحانی نتائج کو بہتر بنایا جا سکتا ہے۔ آج کل امتحانی نتائج میں بہت زیادہ تضاد اور بے اطمینانی پائی جاتی ہے۔ خصوصاً کامرس اور سائنس کے امتحانی نتائج بہت ہی غیر تسلی بخش ہیں۔ کوئی بچہ مسلسل ترقی کرتا چلا رہا ہے اور کوئی بچہ مسلسل ناکام ہو رہا ہے۔ آج کل سمسٹر سسٹم کے تحت کوئی بچہ بھی ناکام نہیں ہو رہا۔ وہ فرسٹ کلاس میں کامیاب ہو رہا ہے لیکن عملی لیاقت نہ ہونے کے برابر ہے۔ آخر اس کا کیا علاج ہے کہ تمام طلبا فرسٹ کلاس میں کامیاب ہو رہے ہیں اور اب کسی کے لیے ناکام ہونا ناممکن ہو گیا ہے۔ اس مسئلہ کو رہنمائی اپنے مخصوص طریقۂ کار کے ذریعے حل کرے گی۔

9- جدید علوم اور ٹیکنالوجی کو فروغ دیتی ہے: تعلیم میں مشاورت اور رہنمائی کی اہمیت اس وجہ سے بھی ہے کہ آج کل جدید علوم اور ٹیکنالوجی کا دور ہے۔ نئے نئے پیشے وجود میں آ رہے ہیں اور نئے نئے کاموں کی تربیت کی ضرورت محسوس کی جا رہی ہے۔ ہر فرد جدید ٹیکنالوجی اور نئے علوم میں مہارت حاصل نہیں کر سکتا۔ جدید علوم اور ٹیکنالوجی مخصوص صلاحیتوں کی طالب ہوتی ہے۔ اب مخصوص صلاحیتیں کس طرح معلوم ہوں۔ رہنمائی اپنے طریقوں سے فرد کی مخصوص صلاحیتوں کا پتہ لگائے گی اور اس کے مطابق تعلیمی لائحہ عمل تیار کرے گی۔ آج رہنمائی تعلیم کے علاوہ دیگر شعبہ جات میں بھی دنیا کے پیچیدہ سے پیچیدہ کاموں کو حل کرنے میں مدد دے رہی ہے۔ خصوصاً جدید علوم اور جدید ٹیکنالوجی کے میدان میں رہنمائی کے بغیر طلبا بہتر کامیابی حاصل نہیں کر سکتے۔

10- بہتر مستقبل کی راہ متعین کرتی ہے:

مشاورت اور رہنمائی کی اہمیت اس وجہ سے بھی تسلیم کی جاتی ہے کہ اس نے فرد کے مستقبل کو بہتر بنانے کی ضمانت دی ہے۔ اس کے توسط سے فرد کا مستقبل روشن ہو سکتا ہے اور معاشرے کی اقدار کا تحفظ ممکن ہے۔ تعلیمی ادارے معاشرتی ایجنسیاں ہیں۔ انہی سے معاشرے کی ترقی وابستہ ہے۔ انہی سے معاشرے کا مستقبل روشن ہو سکتا ہے۔ اگر فرد کو ان کے میلان طبع اور فطری صلاحیتوں کے مطابق مشاورت و رہنمائی حاصل ہو جائے تو نہ صرف اس کا مستقبل اور زندگی بہتر معاشرتی مطابقت سے ہمکنار ہو جائے بلکہ معاشرے کا مستقبل بھی سنور جائے، کیونکہ افرادی قوت ہی سے معاشرہ ترقی کرتا ہے۔ اگر تربیت یافتہ اور اعلیٰ تعلیم یافتہ افرادی قوت کو اپنی صلاحیتوں کے اظہار کے مواقع ملیں تو فرد اور معاشرہ دونوں کے مستقبل سنور جاتے ہیں۔

سوال: راہنمائی کی اقسام کی وضاحت کیجیے۔ (لاہور بورڈ 2009ء)

☞ راہنمائی کی اقسام کون کون سی ہیں؟ وضاحت سے تحریر کیجیے۔ (گوجرانوالہ بورڈ 2010ء، 2016ء)

☜ راہنمائی کی مختلف اقسام بیان کیجیے۔ (گوجرانوالہ بورڈ 2011ء لاہور بورڈ 2016ء)

☜ رہنمائی کی مختلف اقسام بیان کریں نیز تعلیم سے ان کا تعلق واضح کریں۔ (گوجرانوالہ بورڈ 2015ء)

جواب

رہنمائی کی اقسام اور تعلیم سے ان کا تعلق

رہنمائی ایک ایسا تعلیمی عمل ہے جو طالب علم کی زندگی کو براہِ راست متاثر کرتا ہے۔ رہنمائی کی ضرورت محض تعلیمی عمل میں ہی نہیں پڑتی بلکہ زندگی کے ہر موڑ پر انسان کو رہنمائی کی ضرورت محسوس ہوتی ہے۔ رہنمائی ایک ایسا وسیع تصور ہے جس کی نوعیت اور دائرہ عمل کو محدود کرنا بہت مشکل ہے' کیونکہ انسانی زندگی کے ہر پہلو میں' عمر کے ہر حصے میں' ہر چھوٹے بڑے' تجربہ کار اور ناتجربہ کار شخص کو رہنمائی کی ضرورت رہی' رہتی ہے اور رہے گی۔ یہی وجہ ہے کہ رہنمائی کئی نوعیت کی ہوتی ہے۔ ہر نوعیت کا انحصار مسائل کی نوعیت اور رہنمائی کے مقاصد پر ہوتا ہے۔ اگر مسائل کی نوعیت اقتصادی ہے تو رہنمائی کی نوعیت اقتصادی ہوگی' اگر مذہبی ہے تو رہنمائی مذہبی رنگ کی ہوگی۔ اس طرح رہنمائی کی بے شمار اقسام ہو سکتی ہیں لیکن ذیل میں طلبا اور سکول کے حوالے سے چار نمایاں اقسام مختصر طور پر بیان کی گئی ہیں جن کا تعلق تعلیمی عمل سے ہے:

1- تعلیمی رہنمائی: تعلیمی عمل میں تعلیمی رہنمائی بہت زیادہ اہمیت رکھتی ہے۔ آج کے جدید دور میں اس کی اہمیت کے پیشِ نظر اس پر خصوصی توجہ دی جا رہی ہے۔ رہنمائی کی اس نوعیت سے مراد وہ رہنمائی ہے جو ایک طالب علم کو اس کی تعلیم کے سلسلے میں درکار ہوتی ہے۔ اس رہنمائی میں طالب علموں کے سکول میں مطابقت کے مسائل' سکول کے اساتذہ اور طلبا کے باہمی تعلقات کے مسائل' تدریس و تعلّم کے مسائل' غیر تدریسی اور ہم نصابی سرگرمیوں کے مسائل' طلبا کی صحت کے مسائل' مضامین کے چناؤ' تعلّم کے مسائل' امتحان کی تیاری' کتب کی دستیابی اور تمام ایسے مسائل شامل ہیں جو کسی بھی طرح سے بچے کی تعلیمی زندگی سے متعلق ہوتے ہیں' یا اس کی تعلیمی زندگی کو متاثر کر سکتے ہیں۔ تعلیمی رہنمائی کا مقصد طلبا کی تعلیمی کارکردگی کو بہتر بنانا ہوتا ہے۔

2- پیشہ وارانہ رہنمائی: تعلیم حاصل کرنے کا ایک مقصد حصولِ روزگار بھی ہے۔ طالب علم اپنی تعلیم مکمل کرنے کے بعد کوئی نہ کوئی پیشہ ضرور اختیار کرتا ہے۔ اس نے آئندہ زندگی میں جو پیشہ اختیار کرنا ہوتا ہے' اس کی تعلیم کا رُخ بھی اسی جانب متعین کرنا ضروری ہوتا ہے جس کے لیے پیشہ وارانہ رہنمائی کی ضرورت محسوس کی جاتی ہے۔ اس نوعیت کی رہنمائی سے مراد وہ تمام رہنمائی ہے جو کسی بھی شخص کو کوئی پیشہ اپنانے اور اس میں کامیاب ہونے کے لیے درکار ہوتی ہے۔ مثلاً وہ کون سا پیشہ اپنائے اور کیوں اپنائے' ایک کو دوسرے پر ترجیح دے تو کن وجوہات کی بنیاد پر ایسا کرے۔ کسی بھی پیشے کو اپنانے کے لیے درکار تعلیمی' فنی یا پیشہ وارانہ مہارت' جسمانی صحت اور رجحانات کی اہمیت اور دفتر میں کام کرنے والے ماتحت اور اعلیٰ افسران سے تعلقات کی نوعیت' کامیابی کے لیے درکار اصول و ضوابط کے بارے میں معلومات' کسی مخصوص صورتِ حال سے عہدہ برآ ہونے کے طریقے' غرض وہ تمام معلومات اور سرگرمیاں جو کسی نہ کسی طرح سے پیشے کو اپنانے' اس میں کامیاب ہونے اور ترقی کرنے سے متعلق ہوں' پیشہ وارانہ رہنمائی کا حصہ ہوتی ہیں۔ اس رہنمائی کی ضرورت اس لیے پیش آتی ہے کہ تعلیم مکمل کرنے کے بعد طالب علم نہ صرف ایک کامیاب انسان بنے بلکہ معاشرے کے لیے ایک مفید شہری بھی ثابت ہو سکے۔

3- نفسیاتی رہنمائی: وہ تمام مسائل جن کا تعلق انسانی ذہن اور شعور سے ہو' ان کے حل سے متعلق کی جانے والی تمام سرگرمیاں' نفسیاتی رہنمائی کے دائرہ کار میں آتی ہیں۔ اس نوعیت کی رہنمائی میں افراد کو پیش آنے والے صنفی مسائل' احساس کمتری یا برتری' جذباتی اُلجھنیں' عدم مطابقت کے مسائل' محبت' حسد' نفرت اور دشمنی کے مسائل وغیرہ شامل ہیں جو ضروری نفسیاتی رہنمائی نہ ملنے کے باعث نفسیاتی امراض کی شکل اختیار کر لیتے ہیں جن کے لیے باقاعدہ علاج کی ضرورت ہوتی ہے' اس لیے بعض ماہرین اس سطح پر فراہم کی جانے والی رہنمائی کو معالجاتی رہنمائی کا نام بھی دیتے ہیں۔ نفسیاتی رہنمائی کے لیے تعلیمی اداروں میں ماہرینِ نفسیات کا تقرر کیا جاتا ہے۔

4- معاشرتی رہنمائی: انسان کا تعلق معاشرے سے ہوتا ہے۔ فرد اور معاشرہ لازم و ملزوم ہیں۔ معاشرے کی اہمیت کے پیشِ نظر معاشرتی رہنمائی زیادہ اہم ہو جاتی ہے۔ ہر انسان کامیاب اور خوشگوار زندگی گزارنے کی خواہش رکھتا ہے اور اس کے لیے کوشش کرتا ہے۔ اس مقصد کے لیے حاصل کی گئی رہنمائی' سماجی یا معاشرتی رہنمائی کہلاتی ہے۔ غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ ہر نوعیت کی رہنمائی دراصل معاشرتی رہنمائی ہی ہے' کیونکہ رہنمائی کی ہر قسم کا بنیادی مقصد ہی یہ ہوتا ہے کہ انسان اس قابل ہو جائے کہ وہ نہ صرف معاشرے سے درست مطابقت اختیار کر لے اور ایک ذمہ دار اور اچھا

شہری بن کر ملک وقوم کی خدمت کرے بلکہ خود بھی خوش اور کامیاب زندگی بسر کرے۔ معاشرتی رہنمائی کے ذریعے فرد اپنی پوشیدہ صلاحیتوں، انفرادی اختلافات اور فطری رویوں سے آگاہ ہوتا ہے۔ سماجی اور معاشرتی رہنمائی کی بدولت ہی انسان میں اچھے اخلاق، عادات واطوار، اقدار اور رویے تشکیل پاتے ہیں اور اس کی شخصیت کی نشوونما ہوتی ہے۔ اس کی سیرت و کردار کی تشکیل ہوتی ہے۔ مذہب وملت کی روایات کا احترام پیدا ہوتا ہے۔ اپنے اور دوسروں کے حقوق وفرائض کا علم ہوتا ہے۔ ان سب باتوں کے مجموعے سے ہی سماجی رہنمائی کا تصور بنتا ہے۔ معاشرے کا جو نظریہ حیات ہوتا ہے، ماہرین تعلیم اس کو مدنظر رکھ کر طلبا کی رہنمائی کا فریضہ ادا کرتے ہیں۔

سوال: مشاورت کے مختلف طریقے تفصیل سے لکھیے۔ (گوجرانوالہ بورڈ 2011ء، 2014ء)

جواب

مشاورت کے مختلف طریقے

رہنمائی کی طرح مشاورت کا دائرہ عمل بھی کافی وسیع ہے۔ یہ ایک ایسا پیشہ وارانہ فرض ہے جو کہ ایک تربیت یافتہ آدمی ہی انجام دے سکتا ہے۔ بنیادی طور پر طریق کار کے لحاظ سے مشاورت کی دو قسمیں، انفرادی مشاورت اور گروہی مشاورت ہیں۔

1- انفرادی مشاورت:

i- طلبا میں خودشناسی: مشاورت کی اس قسم کا تعلق براہِ راست طالب علم، اس کی ذات اور اس کے مسائل سے ہوتا ہے۔ یہ طالب علم کی شخصیت کو نکھارنے اور تعلیمی عمل کو بہتر بنانے میں مددگار ثابت ہوتی ہے۔ انفرادی مشاورت میں معلم طلبا کی سرگرمیوں کا جائزہ لیتا رہتا ہے۔ ان کی تعلیمی، جسمانی، سماجی اور نفسیاتی اُلجھنوں کا مطالعہ کرتا ہے اور ہر طالب علم کے ساتھ انفرادی طور پر مشاورت کرتا ہے۔ یہ مشاورت رسمی اور غیر رسمی طور پر بامقصد اور منضبط انداز میں کی جاتی ہے۔ اس مشاورت کا بڑا مقصد طلبا میں خودشناسی پیدا کرنا ہوتا ہے تاکہ وہ اپنے ماحول سے مثبت مطابقت پیدا کرسکیں اور بہتر طور پر اپنی زندگی گزار سکیں۔ اس طرح سے وہ نہ صرف خود ایک کامیاب زندگی گزارتے ہیں بلکہ معاشرے کے لیے بھی ایک مفید شہری ثابت ہوتے ہیں۔

ii- رسمی اور غیر رسمی انداز: انفرادی مشاورت کے طریق کار میں ایک وقت میں صرف ایک طالب علم کی مشاورت ہوسکتی ہے اور اس کے لیے مشیر ایک خاص طریقہ کار اختیار کرتا ہے۔ اس طریقہ کار کا انحصار مسئلے کی نوعیت پر ہوتا ہے۔ مثلاً معمولی نوعیت کا مسئلہ غیر رسمی انداز میں بات چیت کے ذریعے ہی حل کیا جاسکتا ہے جب کہ پیچیدہ مسئلے کے لیے رسمی انداز میں ملاقاتوں کا اہتمام کیا جاتا ہے۔ مشار اور اس کے مسئلے کے بارے میں مختلف آزمائشوں، انٹرویوز، سوالناموں اور مشاہدے کے ذریعے معلومات حاصل کی جاتی ہیں اور باقاعدہ تجزیے کے بعد مسئلے کا حل تلاش کرنے کے لیے مشاورت کی جاتی ہے۔ مشاورت کا طریق کار اختیار کرنے کا انحصار مسئلہ کی نوعیت اور طالب علم کی شخصیت پر منحصر ہوتا ہے۔

2- گروہی مشاورت:

i- طلبا کی اجتماعی مدد: طلبا کے انفرادی مسائل حل کرنے کے لیے تو انفرادی مشاورت کی ضرورت پڑتی ہے لیکن گروہی مسائل کے حل کے لیے جو طریق کار اپنایا جاتا ہے، اسے گروہی مشاورت کہا جاتا ہے۔ اس مشاورت کا مقصد طلبا کی اجتماعی طور پر مدد کرنا ہے تاکہ وہ اپنی دلچسپی، ذہنی اور جسمانی صلاحیتوں، ترغیبات وتجربات، ضروریات اور مسائل وغیرہ کو جان کر اپنی تعلیمی، معاشرتی اور سماجی زندگی کو کامیابی سے خوشگوار انداز میں گزار سکیں۔ ماہرین اس بات پر متفق ہیں کہ گروہی مشاورت کسی ادارے کے مکمل پروگرام کا ایک حصہ ہوتی ہے۔ گروہ فرد کے ذہنی رجحانات میں تبدیلی لانے کا باعث ہوتے ہیں۔ گروہی مشاورت سے فرد میں گروہی طرزِ فکر، رویے، رجحانات اور مسائل کے حل کی تلاش کے لیے خوداعتمادی پیدا ہوتی ہے۔ یہاں مشاورت انفرادی طور پر نہیں بلکہ گروہی طور پر کی جاتی ہے تاکہ گروہ میں شامل بچے نئے ماحول سے آگاہ ہوجائیں۔ ایسے تمام تعلیمی، نفسیاتی، جسمانی، معاشرتی اور جذباتی مسائل جن کا عموماً ہر طالب علم کو سامنا ہوتا ہے، گروہی مشاورت کی ضرورت پیدا کرتے ہیں، اسی لیے طلبا کو الگ الگ مشاورت دینے کی بجائے چھوٹے چھوٹے گروہوں میں مشاورت کی جاتی ہے۔ مثلاً بچوں کو ذہنی اور جسمانی صحت کے اصولوں سے متعارف کروانا، ان کے رویوں میں مثبت تبدیلی لانے کے اقدامات یا قائدانہ صلاحیتوں کی نشوونما کرنا۔ اس طرح گروہ اور معاشرے کے میل ملاپ سے طلبا کے کردار اور رویوں میں اچھی اور مؤثر تبدیلی پیدا ہوتی ہے۔ ان کی قائدانہ صلاحیتوں کی تربیت ہوتی ہے جو کہ نہ صرف طلبا کے لیے بلکہ وسیع طور پر معاشرے کے

لیے مفید ثابت ہوتی ہے۔

ii- گروہی مشاورت ایک ارتقائی عمل: گروہی مشاورت کا اہتمام بڑی احتیاط اور ترتیب کے ساتھ کیا جاتا ہے' کیونکہ اس میں معمولی سی غلطی بہت بڑے نقصان کا باعث بن سکتی ہے۔ گروہی مشاورت ایک ارتقائی عمل ہے۔ اس عمل میں فرد کی صلاحیتوں کی اس طرح تربیت کی جاتی ہے کہ اس میں آئندہ پیش آنے والے مسائل کو سمجھنے اور حل کرنے کی صلاحیت پروان چڑھ سکے۔ گروہی مشاورت تمام طلبا کے لیے ضروری ہے' کیونکہ یہ زیادہ تر ایسے مسائل کے بارے میں ہوتی ہے جو عموماً تمام طلبا کو اپنی تعلیمی زندگی میں کبھی نہ کبھی ضرور پیش آتے ہیں جن مسائل پر گروہی مشاورت دی جاتی ہے' وہ مسائل انفرادی نہیں بلکہ مشترکہ ہوتے ہیں۔

iii- گروہ کی ساخت اور سائز: گروہی مشاورت میں گروہ کی ساخت اور سائز کو بنیادی اہمیت حاصل ہوتی ہے۔ ابتدائی کلاسوں کے طلبا کے دو سے چار تک بڑے گروہ بھی بنائے جاسکتے ہیں' کیونکہ ان کے مسائل تقریباً ایک جیسے ہوتے ہیں لیکن ثانوی کلاسوں کے طلبا کے گروہ' مسائل کی نوعیت کے اعتبار سے نسبتاً چھوٹے ہوسکتے ہیں۔ مثلاً تجربی رجحان رکھنے والے بچوں کے لیے پانچ یا چھ طلبا کا گروہ مناسب ہوسکتا ہے جب کہ خاموش طبع اور تنہائی پسند بچوں کے لیے بڑا گروہ مفید رہتا ہے' کیونکہ اس طرح انہیں میل جول کے زیادہ مواقع میسر آتے ہیں۔ گروہ تشکیل دیتے ہوئے اس بات کا خیال رکھنا ضروری ہے کہ گروہ نہ تو زیادہ چھوٹا ہو اور نہ ہی بہت بڑا' کیونکہ بڑے گروہ میں مشیر تمام بچوں کو مناسب توجہ نہیں دے سکے گا جب کہ بہت چھوٹے گروہ میں مشاورت تقریباً انفرادی نوعیت کی رہ جاتی ہے۔ مشیر بچوں سے مل کر ان کے اجتماعی مسائل اور مشکلات کا علم حاصل کرتا ہے۔ پھر نوعیت اور شدت کے اعتبار سے مسائل کی علیحدہ علیحدہ نشاندہی کی جاتی ہے اور مسائل کی نوعیت کے اعتبار سے بچوں کے گروہ تشکیل دیئے جاتے ہیں۔ مسائل کی نوعیت اور بچوں کی شخصیت کے بارے میں تفصیلی معلومات اکٹھی کی جاتی ہیں جن کے تجزیے کے بعد مشاورت کے عمل کے ذریعے بچوں کو مسائل سے عہدہ برآ ہونے کی تربیت دی جاتی ہے جو کہ ان کی آئندہ آنے والی زندگی کا لائحہ عمل متعین کرتی ہے۔

سوال: انفرادی اور گروہی مشاورت کے طریقِ کار کی مماثلت کا جائزہ پیش کریں۔

جواب

انفرادی اور گروہی مشاورت کے طریقِ کار کی مماثلت

مشاورت سے مراد مسئلہ کے حل کے سلسلے میں مشار کی رہنمائی کرنا ہوتا ہے۔ مشاورت کا طریقِ کار مختلف ہوسکتا ہے لیکن اس کا مقصد اور مرکزی نقطہ ایک ہی ہوتا ہے۔

مشاورت خواہ انفرادی نوعیت کی ہو یا اجتماعی طرز کی' ہر دو صورتوں میں اس کا طریقِ کار عموماً یکساں نوعیت کا ہوتا ہے۔ دونوں صورتوں میں مشیر درج ذیل اقدامات کے ذریعے مشاورت کے عمل کو آگے بڑھاتا ہے:

i- جامع منصوبہ: مشاورت کے لیے جامع منصوبے کی تیاری کی جاتی ہے۔ مشار کے مسئلے کو مدِنظر رکھ کر اس کا حل تلاش کرنے میں مشار اس کی مدد کرتا ہے۔

ii- باہمی اعتماد و دوستی: مشار کا کام بچوں/ بچے کے ساتھ باہمی اعتماد اور دوستی کا رشتہ استوار کرنا ہے تاکہ وہ بلاجھجک اپنا مسئلہ بیان کرسکیں/ سکے' کیونکہ جب تک مسئلے سے مکمل آگاہی نہ ہوگی' اس پر مشاورت کا عمل آگے نہیں بڑھ سکے گا۔

iii- مسئلے کی نشاندہی: بچوں/ بچے سے بات چیت کر کے مسئلے کی نشاندہی کرنا' مشاورت کے عمل کا ایک اہم حصہ ہے۔

iv- مقاصد کا تعین: مشار کے مسئلے کی نوعیت کے اعتبار سے مشاورت کے مقاصد کا تعین کرنا نہایت ضروری امر ہے۔

v- موثر آلات کا چناؤ: مسئلے کی نوعیت اور بچوں/ بچے کی شخصیت کے بارے میں ضروری معلومات حاصل کرنے کے لیے موثر آلات کا چناؤ کرنا تاکہ مسئلہ کی حقیقی نوعیت معلوم ہوسکے۔

vi- نوعیت اور شخصیت: مسئلے کی نوعیت اور بچوں/ بچے کی شخصیت کے بارے میں معلومات اور مواد اکٹھا کرنا بھی نہایت اہم اور ضروری مرحلہ ہے۔

vii- مواد کا تجزیہ: مشار سے حاصل شدہ معلومات اور مواد کا تجزیہ کرنا تاکہ درست حل تلاش کرنے میں مدد ملے۔

viii- مسئلے کی تشخیص: مسئلے کی تشخیص کرنا اگلا مرحلہ ہے جو کہ مشیر کے لیے نہایت نازک ہوتا ہے۔

ix- تدابیر تیار کرنا: مسئلے کے حل اور بچوں/ بچے کی تربیت کے لیے تدابیر کی فہرست تیار کرنا۔

x- مسئلے کا حل: بچوں/ بچے کو اس قابل بنانا کہ وہ اپنی صلاحیتوں اور ان کے استعمال سے آگاہ ہو جائے اور وہ درپیش مسئلے/ مسائل کو خود حل کر سکیں اس کے جو کہ مشاورت کا حقیقی مقصد ہے۔

سوال: مشاورت کی وضاحت کیجیے نیز مشاورت کی اقسام قلمبند کیجیے۔ (لاہور بورڈ 2008ء؛ فیصل آباد بورڈ 2016ء؛ گوجرانوالہ بورڈ 2013ء)

☜ مشاورت کی اقسام بیان کریں اور ان کا طریقِ کار بتائیں۔ (لاہور بورڈ 2013ء؛ 2015ء؛ 2017ء)

جواب

مشاورت کی اقسام اور طریقِ کار

مشاورت اپنی نوعیت کے اعتبار سے مختلف اقسام کی ہوتی ہے۔ ہمارے مدارس میں مشاورت کی چند اقسام کا زیادہ استعمال ہوتا ہے۔ ان میں سے چند مندرجہ ذیل ہیں:

i- ہدایاتی مشاورت: ہدایاتی مشاورت دو افراد کے مابین بالمشافہ عمل کو کہتے ہیں جس میں ایک رکن اپنی تربیت، مہارت اور عوامی اعتماد کی بنیاد پر دوسرے رکن کو اس قابل بناتا ہے کہ وہ اپنی شخصیت کو متوازن کرنے، پیش آمدہ مسائل کو سمجھنے، ان کا تجزیہ کرنے اور مناسب حل تلاش کرنے کے قابل ہو جائے۔ یہ مشاورت ہدایاتی نقطۂ نظر سے دی جاتی ہے، کیونکہ مشار اپنے مسائل حل کرنے کی استعداد نہیں رکھتا۔

ہدایاتی مشاورت کا بانی ولیم سن ہے۔ اس کے نزدیک مشاورت ہدایاتی نقطہ نظر سے دی جائے، چونکہ مشار اپنے مسائل کرنے کی صلاحیت نہیں رکھتا، اس لیے کونسلر یا مشیر کی ذمہ داری ہے کہ وہ مشار کو اس کے مسائل حل کرنے میں مدد دے۔ اس طریقہ میں مشار مشیر کو اپنا مسئلہ بیان کرتا ہے۔ مسئلے کے تمام پہلوؤں پر معلومات حاصل کر لینے کے بعد مشیر اپنے مشار کو مسئلے کا حل بتا کر اس پر عمل کے لیے کہتا ہے۔ ہدایاتی مشاورت میں مشیر کو مرکزی حیثیت حاصل ہوتی ہے۔ مشار کا کام مشیر کے مشورے پر عمل کرنا ہوتا ہے۔ اس قسم کی مشاورت عموماً کند ذہن، شدید بیماری کا شکار کم سن اور نابالغ بچوں کو دی جاتی ہے۔ اس صورت حال میں چونکہ مشار اپنے مسائل کو خود حل کرنے کی استعداد نہیں رکھتا بلکہ کونسلر یا مشیر کے دیئے گئے حل پر عمل کرتا ہے، اس لیے اس کو ہدایاتی مشاورت کا نام دیا جاتا ہے۔ اس طریقہ کار میں مشاورت کے مؤثر ہونے کا دار و مدار اس بات پر ہوتا ہے کہ مشار کس حد تک مشیر کی تشخیص اور بتائے ہوئے نسخے یا علاج سے اتفاق کرتا ہے۔

ii- غیر ہدایاتی مشاورت: یہ مشاورت کا زیادہ ہر دلعزیز طریقہ کار ہے۔ غیر ہدایاتی مشاورت کے آغاز اور فروغ میں پروفیسر کارل راجرز اور ان کے پیروکاروں کی کوششوں کو دخل ہے۔ غیر ہدایاتی مشاورت کے طریق کار میں مشیر یا کونسلر اپنے مشار کو مواقع فراہم کرتا ہے کہ وہ اس سے اپنا مسئلہ بیان کرے۔ اس سلسلے میں وہ مشار کے لیے اعتماد، خلوص اور رضا و رغبت کا ماحول پیدا کرتا ہے۔ مشار کو آزادی ہوتی ہے کہ اپنی مرضی سے اپنے جذبات کا جس طرح اور جس قدر چاہے اظہار کرے۔ اس کے جذبات و خیالات خواہ کتنے ہی فضول، بے ربط اور مہمل کیوں نہ ہوں، مشیر کے لیے مشار اور اس کے جذبات کا احترام بے حد ضروری ہے، کیونکہ اس احترام اور خلوص کے بغیر مشاورت کا عمل نامکمل رہتا ہے۔ تقریباً اکثر سکولوں میں مشیر اس طریقہ کار کو ترجیح دیتے ہیں۔

غیر ہدایاتی مشاورت کے طریقۂ کار میں مشیر (کونسلر) کو یہ تسلیم کرنا ہوتا ہے کہ مشار میں ماحول سے مطابقت اختیار کرنے اور آزادانہ زندگی بسر کرنے کی زبردست خواہش موجود ہے، اس لیے مشیر کی ذمہ داری ہے کہ وہ اس کی اس خواہش کا احترام کرے، اس سے کام لے اور اپنا فیصلہ اس پر تھوپنے کی کوشش نہ کرے۔ یہی وجہ ہے کہ غیر ہدایاتی مشاورت میں مشیر اپنے کسی عمل یا ردِ عمل کے اظہار سے اجتناب کرتا ہے۔ وہ نہ تو مشار کی باتوں اور بیان میں مداخلت کرتا ہے، نہ ہی اس کو کوئی نصیحت یا تجویز پیش کرتا ہے بلکہ مشار کے ساتھ گرم جوشی، فہم و ادراک اور اعتماد و خلوص کا ماحول پیدا کرتا ہے۔ اس طرح مشار اپنے مسائل کھل کر مشیر سے بیان کرتا ہے اور ماحول کی بہتری سے اپنے مسائل کو از خود حل کرتا ہے۔ اس سے مشار میں خود اعتمادی آتی ہے اور وہ اپنے مسائل کا حل خود تلاش کرنے کے قابل ہوتا ہے۔

iii- اختیاری مشاورت: اس قسم کی مشاورت میں مشیر ہدایاتی یا غیر ہدایاتی میں سے کسی ایک کا خصوصی تعین نہیں کرتا۔ اختیاری یا برمحل مشاورت ہدایاتی اور غیر ہدایاتی مشاورت کو نہ تو پورے طور پر قبول کرتی ہے اور نہ ہی ان سے انکار کرتی ہے۔ اس مشاورت کے پیروکار اس بات پر یقین رکھتے

ہیں کہ افراد کے درمیان اختلاف' ان کے مسائل اور ان کو مشکل صورت حال میں ڈالنے والے معاملات ان کے لیے مشاورت کی ضرورت پیدا کرتے ہیں۔ افراد اور معاشرے میں پیچیدگی سے لاتعداد مسائل پیدا ہوتے ہیں' بہت سے لوگوں کے یکساں نوعیت کے مسائل کو حل کرنے کے لیے کوئی ایک مخصوص طریقہ کارآمد نہیں ہوتا۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ مشاورت کا کوئی ایک طریقہ تمام مسائل اور تمام افراد کے لیے مناسب نہیں۔ اختیاری مشاورت کے مطابق ہدایاتی اور غیر ہدایاتی مشاورت کی درمیانی راہ اختیار کرنی چاہیے جو ضرورت' حالات' مسائل اور موقع محل کے مطابق اپنی حکمتِ عملی اور مشار کے مزاج کے مطابق طے کی جاتی ہے۔ مشیر حالات کے مطابق دونوں طریقوں میں سے کسی ایک کو ہی استعمال کرتا ہے۔ اس میں مشیر کی اپنی حکمتِ عملی اور مزاج کا زیادہ عمل دخل ہوتا ہے۔

ٹیکسٹ بک کی مکمل حل شدہ آزمائشی مشق

کثیر الانتخابی سوالات (Multiple Choice Questions)

☐ **ہر سوال کے دیئے ہوئے چار ممکنہ جوابات میں سے درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیں۔**

(i) افراد کے مسائل میں ایک مشترک بات یہ ہے کہ وہ اپنے سارے مسائل:
(الف) کے لیے رہنمائی چاہتے ہیں ✓ (ب) خود حل کرتے ہیں (ج) خود حل کر سکتے (د) کے بارے میں دوسروں سے مشورہ کرتے ہیں

(ii) ہر نوعیت کی رہنمائی دراصل ہوتی ہے:
(الف) تعلیمی رہنمائی (ب) امدادی رہنمائی (ج) نفسیاتی رہنمائی **(د) معاشرتی رہنمائی ✓**

(iii) غیر رسمی انداز میں رہنمائی کا فریضہ کون ادا کرتے ہیں؟
(الف) مشیر (ب) اساتذہ (ج) ماہرین **(د) والدین ✓**

(iv) رہنمائی اور مشاورت میں فرد:
(الف) کی بعض اہم مشکلات کا حل بتایا جاتا ہے (ب) کی تمام مشکلات کا حل تلاش کیا جاتا ہے (ج) کو ہر مشکل کا حل تلاش کرنے کے قابل بنایا جاتا ہے **(د) کو دوسروں سے رہنمائی حاصل کرنے کے طریقے بتائے جاتے ہیں ✓**

(v) انسانی ذہن و شعور کے متعلق مسائل کے حل کے لیے کی جانے والی سرگرمیاں رہنمائی کی کس قسم سے تعلق رکھتی ہیں؟
(الف) شعوری رہنمائی (ب) تعلیمی رہنمائی (ج) معاشرتی رہنمائی **(د) نفسیاتی رہنمائی ✓**

(vi) ہم نصابی سرگرمیاں رہنمائی کی کون سی قسم کا حصہ ہیں؟
(الف) انفرادی **(ب) تعلیمی ✓** (ج) گروہی (د) نصابی

(vii) کند ذہن بچوں کو کون سی مشاورت درکار ہوتی ہے؟
(الف) معالجاتی (ب) ذہنی **(ج) ہدایاتی ✓** (د) غیر ہدایاتی

(viii) رہنمائی میں توجہ کا اصل مرکز کون ہے؟
(الف) رہنما (ب) انسان (ج) مسئلہ (د) تینوں

(ix) رہنمائی اور مشاورت کا عمل دراصل ایک:
(الف) منظم تعلیمی عمل ہے ✓ (ب) مسلسل تعلیمی عمل ہے (ج) خاص مسائل کے حل کا عمل ہے (د) منظم اور مسلسل تعلیمی عمل ہے

(x) رہنمائی کی کتنی نمایاں اقسام ہیں؟

(الف) دو (ب) تین (ج) چار✓ (د) پانچ

مختصر سوالات و جوابات

(Short Questions & Answers)

☆ **مختصر سوالات کے جوابات لکھیں۔**

سوال1: رہنمائی کی مختصر تعریف کریں۔

جواب: ایسا عمل جس کے ذریعے کسی شخص کو اُس کی اپنی ذات کے متعلق ہر ممکن واقفیت اور آگاہی بہم پہنچائی جاتی ہے تاکہ وہ اپنی صلاحیتوں کو مسائل اور مشکلات کو حل کرنے کے لیے استعمال کر سکے۔

سوال2: تعلیمی رہنمائی سے کیا مراد ہے؟

جواب: ایسی رہنمائی جو ایک طالب علم کو اُس کی تعلیم کے سلسلے میں درکار ہوتی ہے۔

سوال3: پیشہ وارانہ رہنمائی سے کیا مراد ہے؟

جواب: ایسی رہنمائی جو کسی شخص کو کوئی پیشہ اپنانے اور اُس میں کامیاب ہونے کے لیے درکار ہوتی ہے۔

سوال4: نفسیاتی رہنمائی کی مختصر تعریف کریں۔

جواب: وہ تمام مسائل جن کا تعلق انسانی ذہن اور شعور سے ہو اُن کے حل سے متعلق کی جانے والی تمام سرگرمیاں نفسیاتی رہنمائی کے دائرہ کار میں آتی ہیں۔

سوال5: معاشرتی رہنمائی سے کیا مراد ہے؟

جواب: ہر انسان کامیاب و خوشگوار زندگی گزارنے کے لیے کوشش کرتا ہے۔ اس مقصد کے لیے حاصل کی گئی رہنمائی معاشرتی یا سماجی رہنمائی کہلاتی ہے۔

سوال6: مشاورت سے کیا مراد ہے؟

جواب: مشاورت سے مراد کسی خاص معاملے میں مشورہ لینا' رائے حاصل کرنا یا صلاح کرنا لیا جاتا ہے۔

سوال7: سکول بچوں کے کن رویوں کی تشکیل کرتا ہے؟

جواب: سکول بچوں کے جذباتی' معاشرتی اور نفسیاتی رویوں کی تشکیل کرتا ہے۔ سکول اُن کی شخصیت اور کردار سازی میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔

سوال8: انفرادی مشاورت میں کیا طریقہ کار اپنایا جاتا ہے؟

جواب: ایسی مشاورت میں معلم طلبا کی سرگرمیوں کا جائزہ لیتا رہتا ہے اور اُن کی تعلیمی' جسمانی' نفسیاتی اور سماجی اُلجھنوں کا مطالعہ کرتا ہے' وہ ہر طالب علم کے ساتھ انفرادی مشاورت کرتا ہے۔

سوال9: گروہی مشاورت کیوں اختیار کی جاتی ہے؟

جواب: ایسی مشاورت کا مقصد طلبا کی اجتماعی طور پر مدد کرنا ہے تاکہ وہ اپنی دلچسپیوں' ذہنی و جسمانی صلاحیتوں' ترغیبات و تجربات' ضروریات اور مسائل وغیرہ کو جان کر تعلیمی' معاشرتی اور سماجی زندگی کو کامیابی سے خوشگوار انداز میں گزار سکیں۔

سوال10: مشاورت کی اقسام تحریر کریں۔

جواب: (i) ہدایاتی مشاورت (ii) غیر ہدایاتی مشاورت
(iii) اختیاری مشاورت

سوال11: ابتدا ہی سے بچے کو راہنمائی کی ضرورت ہوتی ہے۔ وضاحت کریں۔

جواب: زندگی کے ابتدائی مراحل میں بچے کی راہنمائی اور ضروریات کا دارومدار والدین پر ہوتا ہے لیکن بڑے ہونے کے ساتھ ساتھ اُسے رہنمائی اور مشاورت کی نوعیت میں تبدیلی کا سامنا کرنا پڑتا ہے جو اُسے معاشرے سے سکول اور عزیز و اقارب سے بھی ملتی رہتی ہے۔

سوال12: روایتی طور پر غیر رسمی انداز میں رہنمائی کا فریضہ کون ادا کرتا ہے؟

جواب: خاندان کے بڑے افراد یا معاشرہ یہ فریضہ ادا کرتا ہے۔

سوال13: اللہ نے اپنے بندوں کی راہنمائی کس طرح کی؟

جواب: خالق کائنات نے بندوں کی رہنمائی کے لیے انبیاءؑ کو مبعوث فرمایا جن کی تعداد ایک لاکھ ایک کم چوبیس ہزار ہے جو وقتاً فوقتاً زمین پر آ کر انسانوں کی رہنمائی کرتے رہے۔

سوال14: راہنمائی کے لغوی معنی کیا ہیں؟

جواب: راہنمائی کے لغوی معنی درست راستے کی نشان دہی کے ہیں اسے مدد کے معنوں میں بھی لیا جاتا ہے۔

سوال15: کارل راجرز مشاورت کے بارے میں کیا کہتا ہے؟

جواب: کارل راجرز کے مطابق مشاورت دو افراد کے درمیان براہ راست تعلق جو مسلسل گفتگو کا ایک ایسا سلسلہ ہے جس کا مقصد مشکل کے شکار فرد کو پیش آمدہ مسائل و مشکلات کا تجزیہ کرنے کے بعد موزوں حل تلاش کرنا ہے۔

سوال16: طریق کار کے لحاظ سے مشاورت کی دو اقسام مختصراً بیان کریں۔

جواب: (i) انفرادی مشاورت: اس میں معلم طلبہ کی سرگرمیوں کا جائزہ لیتا رہتا ہے۔ اُس کی تمام اُلجھنوں کا مطالعہ کرتا ہے اور طالب علم کے ساتھ انفرادی مشاورت کرتا ہے۔

(ii) گروہی مشاورت: اس مشاورت کا مقصد طلبہ کی اجتماعی طور پر مدد کرنا ہے تا کہ طلبہ اپنے مسائل جان کر اور اُن پر قابو پا کر زندگی خوشگوار طور پر گزار سکیں۔

سوال17: انفرادی اور گروہی مشاورت کے طریق کار کی مماثلت بیان کریں۔

جواب: مشاورت خواہ انفرادی ہو یا اجتماعی طرز کی ہر دو صورتوں میں اس کا طریق کار عموماً یکساں نوعیت کا ہوتا ہے۔ دونوں صورتوں میں مشیر مختلف اقدامات کے ذریعے مشاورت کے عمل کو آگے بڑھاتا ہے۔

سوال18: ہدایاتی مشاورت کا بانی کون ہے؟

جواب: ہدایاتی مشاورت کا بانی ولیم سن (Williamson) ہے۔ اس کے نزدیک مشاورت ہدایاتی نقطۂ نظر سے دی جائے۔ اس قسم کی مشاورت عموماً کند ذہن بیماری کا شکار کم سن اور نابالغ بچوں کو دی جاتی ہے۔

سوال19: مشیر کا مشاورت میں کیا کردار ہے؟

جواب: مشیر اپنے علم، تجربہ، مہارت اور تربیت کے لحاظ سے صلاحیت میں مشار سے بہتر ہوتا ہے جو مشکل یا اُلجھن کے شکار فرد کی اس طرح مدد کرتا ہے کہ وہ اپنے مسائل و مشکلات کا موزوں حل تلاش کرنے کے قابل ہو جاتا ہے۔

سوال20: ہدایاتی مشاورت کس قسم کے بچوں کو دی جاتی ہے؟

جواب: ہدایاتی مشاورت عام طور پر بیماری کا شکار بچوں کو نابالغ کم سن اور کند ذہن بچوں کو دی جاتی ہے۔

سوال21: اختیاری مشاورت کسے کہتے ہیں؟

جواب: اختیاری مشاورت کے مطابق ہدایاتی یا غیر ہدایاتی مشاورت کی درمیانی راہ اختیار کرنی چاہیے کیونکہ بہت سے لوگوں کے یکساں نوعیت کے مسائل کو حل کرنے کے لیے کوئی ایک مخصوص طریقہ کارآمد نہیں ہوتا۔

سوال22: راہنمائی کا اصل ہدف کون ہے؟

جواب: دراصل راہنمائی میں توجہ کا اصل مرکز خود انسان ہے نہ کہ اس کا کوئی خاص مسئلہ یا مشکل۔ راہنمائی کا عمل منظم تعلیمی عمل ہے جس کے ذریعے آگاہی پا کر انسان اپنی خداداد صلاحیتوں کو بروئے کار لا کر اپنی مشکلات اور مسائل خود حل کرے۔

سوال23: ہدایاتی اور غیر ہدایاتی مشاورت کے بانیوں کے نام لکھیے۔

جواب: ہدایاتی مشاورت کے بانی کا نام "ولیم سن" ہے اور غیر ہدایاتی مشاورت کے فروغ میں پروفیسر کارل راجرز کی کوششوں کو بڑا دخل ہے۔

سوال24: کن دو چیزوں نے انسانی زندگی کو پیچیدہ بنا دیا؟

جواب: سائنسی ترقی اور کمپیوٹر ٹیکنالوجی نے انسانی زندگی کو بہت پیچیدہ بنا دیا ہے۔

......☆......

www.downloadclassnotes.com